السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

" : جو مسلمان خود کشی کرلے کیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا ؟ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من تردي من جبل فقتل نفسہ فھوفی نارجہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نارجہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ ثم انقطع علی شئَ خالدا یقول کانت حدیدتہ فی یدہ یجابہا فی بطنہ فی نارجہنم خالدا» مخلدا فیہا» (نسائیَ شریف)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خود کشی واقعی بہت بڑا جرم "خلودفی النار" کا موجب ہے مگر یہ کہ اللہ کو کوئی نیکی پسند آجائے تو ممکن ہے نجات کا ذریعہ بن جائے جس طرح کہ ایک مہاجر کے بارے میں صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ اس نے تکلیف کی وجہ سے انگلیاں جوڑوں سے کاٹ دیں خون بہہ نکلا اس سے موت واقع ہوگئی بعد میں ایک دوست سے بحالت خواب ملاقات ہوئی دریافت کیا کیا حال ہے ؟ کہا میری ہجرت کی وجہ سے اللہ نے مجھے معاف کردیا ہے کہا ہاتھ کیوں ڈانپ رکھا ہے ؟ کہا رب نے فرمایا اس فعل کا ارتکاب چونکہ تونے کیا ہے ۔ لہذا اسے خود ہی درست کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو فرمایا :

«اللھم ولیدیہ فاغفر»

"اے اللہ اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرمادے ۔"

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ خود کشی کرنے والے کے لیے بخشش کی دعا ہوسکتی ہے ۔

دوسرا قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ۔

إِنَّ اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ ... ١١٦ ... سورة النساء

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کے چاہے معاف کردے ۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ شرک کے علاوہ جملہ گناہوں سے درگزر ممکن ہے اس کے عموم میں خود کشی بھی شامل ہے اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جو سائل نے ذکر کی ہے اس کی تاویل طول مکث (زیادہ مدت رہنے) سے ممکن ہے جس طرح کہ قرآن مجید کی ایک آیت ۔

وَمَن يَقتُل مُؤمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خـٰلِدًا فيها ... ٩٣ ... سورة النساء

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا ۔"

کی تاویل وتفسیر طول مکث یعنی عرصہ دراز سے کی گئی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص864

محدث فتویٰ